الشیخ عثمان بن عبدالقادر الصافی ترجمہ:۔ ابو عبداللہ ریاض شیخ

تحریم کے صیغے

علم فقہ واصول میں جو چیز حرام کے مقابل ہے۔ اس کو واجب کہا جاتا ہے کیونکہ حرام کیلئے کسی چیز کو نہ کرنے کا حکم آیا ہے۔ جب کہ فرض اور واجب کے لیے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے تحریم (مناہی) کے صیغوں کی تشریح کرنے سے پہلے یہ بات بھی واضح رہے کہ جس طرح تحریم کے مختلف صیغے ہیں اسی طرح واجب کے لیے بھی مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

ا۔ **واجب:۔** واجب کے صیغوں میں سے ایک لفظ "فرض" ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم

"اللہ نے فرض کیا ہے تمہارے لیے قسموں کو حلال کرنا"

دوسری جگہ آتا ہے۔

فاتوهن اجورهن فريضة (سورة النساء آیت ۲۴)

" ان کو دو ان کے حق (مہر) جو مقرر ہوئے"

ب۔ دوسرا صیغہ جو واجب و فرض کے لیے استعمال ہوا ہے وہ "کتب" ہے

يا يها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون

(البقرہ آیت ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اسی طرح فرمایا۔

كتب عليكم القتال وهو كره لكم۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۶)

"تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تم کو ناگوار ہے"۔

اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲۷ میں ارشاد ہے۔

وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتوھن ما کتب لھن۔

اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے۔ کتاب میں، سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جن کو تم نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے۔

ج۔ ایک دوسرا لفظ جو واجب کے لیے استعمال ہوا ہے وہ "حق" ہے

مثلاً سورۃ الذاریات کی آیت ۱۹ میں ارشاد ہے۔

"وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ"

"اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۱ میں ارشاد ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

"اور مطلقہ عورتوں کو خرچ دینا موافق دستور کے یہ لازم ہے متقی لوگوں پر۔"

د۔ واجب کے لیے استعمال کئے گئے دوسرے صیغوں میں سے ایک "علیٰ" بھی ہے جیسے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ (سورۂ آلِ عمران آیت ۹۷)

"اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر (کعبہ) کا جو کوئی اس تک راہ پائے۔"

اس کے علاوہ اور بھی وجوب کے کئی صیغے ہیں۔ جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

واضح رہے کہ وجوب کے لیے استعمال کئے گئے تمام صیغوں کا مفہوم اپنے اندر کسی کام کو ترک کرنے کی مناہی کا ثبوت بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ جس کام کے کرنے کا حکم ہے اس کو چھوڑ دینا بلاشبہ حرام ہے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ لازمی طور پر ان الفاظ میں ہی کہا جائے کہ نماز چھوڑ دینا حرام ہے، تب ہی نماز چھوڑ دینا حرام ثابت ہو۔

۲۔ اجتناب:۔ کسی چیز کے حرام قرار دینے کے لیے استعمال ہونے والے صیغوں میں سے سب سے واضح صیغہ "اجتناب" کا ہے۔ یہی شراب کے بارے میں استعمال ہوا ہے۔ جو ہماری بحث کا موضوع ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ...... بَلٰغُ الْمُبِيْنُ (سورۃ المائدۃ آیات ۹۰-۹۲)

اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے اور شیطانی عمل ہیں۔

سوان سے بچ کے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

"شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈالے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔ کیا اب تم باز آجاؤ گے؟ اور حکم مانو اللہ کا، اور حکم مانو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم پھر وگے تو جان لو کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ تو کھول کر پہنچا دینا ہے۔

"اجتناب" کے لغوی معنے دُوری کے ہیں۔ پس اللہ تعالٰے کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر خمر یعنی شراب ایک جانب ہو تو دوسری جانب ہو جاؤ۔ اس طرح لفظ اجتناب میں ایک خاص تعبیری بلاغت ہے۔

یہ صیغہ اجتناب شراب کی حرمت کے علاوہ دوسرے امور کے حرام قرار دینے کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ نہ صرف اعمال بلکہ غلط عقائد اور بُری عادتوں کے حرام ہونے کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (سورۃ الحج آیت ۳۰،۳۱)

اور بچتے رہو بتوں کی گندگی سے، اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ کی طرف کے ہوکر، نہ اس کے ساتھ شریک بنا کر۔ اسی طرح ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (سورۃ النحل آیت ۳۱)

اور ہم نے بھیجے ہر اُمت میں رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور طاغوت سے بچ کے رہو"

شاہ عبدالقادر نے طاغوت کے لفظ کی تفسیر میں بُت اور شیطان اور زبردست ظالم لکھا ہے۔

"سورۃ الزمر کی آیت ۱۷ میں ارشاد ہوا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۔

"اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ ان کو پوجیں اور اللہ کی طرف رجوع کیا۔ ان کو خوشخبری ہے۔"

سورۃ ابراہیم کی آیت ۳۵ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔

اور جس وقت کہا ابراہیمؑ نے، اے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا دے، اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم اصنام کو پوجیں۔"

حُرمتِ شراب کے بارے میں قرآن پاک میں جو لفظ "اجتناب" وارد ہوا ہے۔ یہ لفظ شراب کے علاوہ عقائدِ کفریہ سے بچنے کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ جس سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا

سکتی ہے کہ یہ لفظ کسی چیز کو حرام قرار دینے کے لیے سب سے واضح اور قوی لفظ ہے۔ اگر یہ وہم تسلیم کر لیا جائے کہ لفظ "اجتناب" کسی کام کے منع کرنے میں حرام ہونے کے حکم سے کچھ کم معنی رکھتا ہے تو پھر بتوں کی پوجا کی بھی (جو کھلا شرک ہے) حرام نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے لیے بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہ بات کوئی صاحب عقل تسلیم نہیں کرے گا۔

قرآن کریم کی یہ بلاغت ہے کہ یہی لفظ "اجتناب" قیامت کے دن نیکوکاروں اور بدکاروں کے درمیان فرق کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (سورۃ الیل آیت ۱۷، ۱۸)

دوزخ سے وہ شخص دور رہے گا جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنے مال کو پاک کرنے کی غرض سے مال اللہ کی راہ میں دیتا رہا

جنت کے بارے میں ارشاد ہے۔

وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى۔ (سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۱-۱۲)

اس سے بڑا بد بخت دور رہے گا۔ جو کہ بڑی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اسی طرح کبیرہ گناہوں سے باز رہنے کے بارے میں بھی ارشاد ہوا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ (سورۃ النجم آیت ۳۲)

"اور جو لوگ دور رہتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی"

اور جب یہ لفظ "اجتناب" غلط عقائد سے منع کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے تو یہ ممنوعہ افعال کے لیے تو بدرجۂ اتم تحریم کی دلیل ہے۔

۳۔ النّہی :۔ ممانعت اور باز رہنے کے صیغوں میں ایک "النہی" ہے۔ نہی اصولی طور پر منع کے معنی رکھتا ہے کیونکہ یہ لفظ کسی کام کے چھوڑ دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ (سورۃ النحل آیت ۹۰)

" اللہ حکم کرتا ہے انصاف اور بھلائی کا اور رشتہ داروں کو دینے کا، اور منع کرتا ہے بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر آیت ۷)

"جو کچھ اللہ کا رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ"۔

سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۵۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ،

آپ فرما دیجیے کہ میں منع کیا گیا ہوں کہ میں ان کی عبادت کروں تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو"

۴۔ التحریم :- کسی کام سے منع کرنے کے صیغوں میں ایک صیغہ "التحریم" ہے اصولِ قواعد اور قرآن پاک کی آیتوں کی تعبیر کے لحاظ سے اس لفظ میں اور تحریم کے دوسرے صیغوں میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ چنانچہ کلام اللہ میں تحریم کے متعدد صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی لفظ کا قرآنِ پاک میں کسی دوسرے ہم معنیٰ لفظ کی نسبت زیادہ مرتبہ وارد ہونا احکامِ شریعت کے استنباط کے لیے اس لفظ کو دوسرے الفاظ پر کوئی خاص مقام و مرتبہ عطاء نہیں کر دیتا۔ کیونکہ تعبیر کا تعلق کسی لفظ کی تعداد سے قطع نظر اس کے مفہوم اور دلیل سے ہوتا ہے بالفاظِ دیگر اگر کسی آیت میں ایک واضح لفظ وارد ہوا ہے تو وہ اس کام کے بارے میں قطعی حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ خواہ اس آیت کے علاوہ وہ لفظ اور کہیں نہ آیا ہو۔ بصورتِ دیگر اگر لفظ کا مفہوم ظنی ہوگا۔ کسی ایک لفظ کا ایک سے زیادہ مرتبہ وارد ہونا اور مختلف تصریفات کے ساتھ وارد ہونا قرآنِ پاک کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ہے۔ جس کی تشریح کا یہاں موقع نہیں۔

حرمتِ خمر پر شبہ کرنے والوں کے اس خیال میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ نہ اصولی طور پر، نہ لغوی اور منطقی اعتبار سے، نہ فہم و ذوق کے کسی پیمانے سے کہ لفظ "التحریم" کو کوئی اہمیت حاصل ہے یا یہ لفظ مناہی کے احکام میں کوئی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ان حضرات کو یہ شبہ غالبا لفظِ حرام کے بکثرت استعمال سے پیدا ہوا ہے۔

جن آیات میں صیغہ "تحریم" وارد ہوا ہے ان میں سے ایک سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ ہے جس میں ارشاد ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔

وہ لوگ جو اتباع کرتے ہیں رسولِ اکرمؐ کی جو نبی ہے اُمّی، جس کو اپنے پاس تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ حکم کرتا ہے۔ ان کو نیک کاموں کا اور حلال کرتا ہے ان کے واسطے

سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے اُن پر نجاستیں یعنی ناپاک"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب خبائث میں شامل ہے۔ بلکہ اسے توأم الخبائث کا نام دیا گیا ہے اور یہ شریعت ہی ہے جو کسی چیز کو خبیث قرار دے سکتی ہے۔ انسان اپنی عقل کو اس میں کسوٹی نہیں بنا سکتا۔

۵۔ ترک:- لفظ "ترک" بھی منع کے معنی رکھنے کے سبب تحریم کا درجہ رکھتا ہے۔ جیسے ارشاد ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (سورۃ جمعہ)

اور جب دیکھیں تجارت یا تماشا تو کھنڈ جائیں اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ جائیں۔

اسی طرح عقائد کے بارے میں سورۃ یوسف کی آیت ۳۷ میں ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ۔

میں نے چھوڑ دیا دین اس قوم کا جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت پر اور وہ کافر ہیں۔

۶۔ وذر:- لفظ کے معنی ہیں "چھوڑ دینا"۔ یہ لفظ بھی اپنے اندر تحریم کا درجہ رکھتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (سورۃ جمعہ آیت ۹)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے ندا دی جائے تو دوڑو اللہ کی یاد کو، اور چھوڑ دو خرید و فروخت"۔ چنانچہ اس امر پر سب کا اتفاق و اجماع ہے کہ نمازِ جمعہ کے وقت خرید و فروخت اور تجارت حرام ہے۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۲۱)

"اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا ہوا"

اسی طرح قوم صالح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی پر زیادتی کرنے کے فعل کو بھی اسی لفظ سے حرام قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ (سورۃ الاعراف آیت ۷۳)

یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے نشانی ہے پس اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ اللہ کی زمین پر کھاتی پھرے

۷۔ "مَسّ" سے مناہی:- لفظ "مَسّ" (چھونا)، سے بھی کچھ افعال کے حرام ہونے کا حکم دیا گیا ہے اس کی مثال یہ ہے۔

فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْ أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ - (سورۃ الاعراف آیت ۷۳)

پس چھوڑ دو اس کو اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ بُری طرح، پھر تم کو عذاب الیم پکڑے گا۔

۸ - ہجر:- لفظ "ہجر" (دُوری) بھی کئی امور کو حرام قرار دینے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ارشادِ الہٰی ہے -

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ "اور گندگی سے دور رہو۔ (سورۃ المدثر آیت ۵)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (سورۃ الفرقان آیت ۳۰)

"اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے رب! میری قوم نے اس قرآن سے دوری اختیار کرلی"

جبکہ قرآن سے ہجر اور دُوری اختیار کرنا جرم ہے۔

اسی طرح نافرمان بیویوں کے بارہ میں ارشاد ہوا ہے -

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

اور جُدا کرو ان کو سونے میں (بستروں میں)

۹ - قرب سے مناہی:- بسا اوقات کسی چیز کے "قرب" (پاس جانے) سے روک کر اس کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ مفہوم لفظ اجتناب کے مترادف ہو جاتا ہے۔ مثلاً یتیم کا مال کھانا بالاجماع حرام ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ارشادِ الہٰی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ (سورۃ الانعام آیت ۱۵۲)

اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے، مگر جس طرح بہتر ہو جب تک وہ اپنی قوت (سن شعور) کو پہنچے۔

اسی طرح اس لفظ "لَا تَقْرَبُوْا" سے زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَاءَ سَبِيْلًا - (سورۃ الاسراء آیت ۳۲)

زنا کے پاس بھی نہ جاؤ۔ بے شک یہ بے حیائی ہے اور بُرا راستہ ہے۔

اسی طرح شراب کے حرام ہونے کا حکم آنے سے پہلے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا جاچکا تھا۔ اس کے لیے بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے۔ ارشادِ الہٰی ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى (سورۃ النساء آیت ۴۳)

اے ایمان والو! نماز کے قریب مت جاؤ، جب تم نشے میں ہو۔

اور فواحش کے حرام ہونے کے لیے بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

اور بے حیائی کے کاموں کے قریب مت جاؤ۔ خواہ کھلا ہو اس میں یا چھپا ہو"

۱۰۔ لفظ اِيَّاكُمْ :۔ یہ لفظ "ایاکم" (بچ کر رہو) کا استعمال اگرچہ قرآن مجید میں نہیں ہوا۔ تاہم احادیث میں یہ لفظ کئی مقام پر وارد ہوا ہے۔ اسے لفظ "علیکم" کے مقابل سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبِ ۔

"تم پر سچ لازم ہے اور جھوٹ سے بچ کر رہو۔"

۱۱۔ دَعْ :۔ دَعْ (چھوڑ دینا) کا لفظ بھی کسی چیز کے حرام ہونے کے لیے آیا ہے۔ مثلاً ارشادِ الٰہی ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَدَعْ أَذَاهُمْ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۸)

"اور کہا نہ مان کافروں اور منافقوں کا اور چھوڑ دے ان کا ستانا"

یہ لفظ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں آیا ہے۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للہ حاجة ان یدع طعامه وشرابه۔

جو کوئی جھوٹ بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

۱۲۔ قرائن :۔ حرام قرار دینے کا ایک اسلوب "قرائن" بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً ۔

ا:۔ جب کسی غلط کام پر سزا بیان کر دی جائے تو محض سزا کا بیان تحریم کا صیغہ استعمال کیے بغیر حرام کا حکم لگا دیتا ہے۔ تہمت لگانے والوں کے بارے میں ارشادِ الٰہی یوں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۔ (سورۃ النور آیت ۴)

"جو لوگ عیب لگاتے ہیں پاک دامن بیبیوں کو، پھر نہ لائیں چار مرد گواہ تو مارو ان کو اسی کوڑے اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ فاسق ہیں"

ب:۔ اسی طرح لعنت کا مستحق قرار دینا بھی کسی کام کو حرام قرار دینا ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۱۸)

لعنت کی گئی بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد علیہ السلام اور مریم علیہ السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے، یہ اس وجہ سے کہ گنہگار تھے، اور حد پر نہ رہتے تھے۔"

بالکل یہی لعنت کا لفظ حدیث شریف میں شراب کے بارے میں بھی آیا ہے۔

ج :- کئی دوسرے افعال کی عقوبت بیان کر کے بھی ان کو حرام کیا گیا ہے مثلاً

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ - (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴)

"بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے اتارا ہے کتاب میں اور اس کو بیچتے ہیں ثمن قلیل کے عوض۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور اللہ ان سے قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے"

د :- اس ضمن میں کئی دوسرے الفاظ بھی آئے ہیں مثلاً

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ (سورۃ آلِ عمران آیت ۷۷)

"آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔"

وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (سورۃ آلِ عمران آیت ۷۷)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر نہیں کرے گا۔"

"غَضِبَ اللَّهُ عَلَى ....." "اللہ کا غضب نازل ہو ان پر ..."

"بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ" "وہ اللہ کے ذمہ سے بری ہو گئے۔"

أَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - "میں قیامت کے دن اس کا فریق مقابل ہوں گا۔"

یہ تمام کے تمام اسلوب اشیاء اور امور کے حرام قرار دینے کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ ان تمام صیغوں کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے کہ تحریم (حرام ہونا) صرف لفظِ حرام پر ہی منحصر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے بے شمار دوسرے الفاظ دوسری تعبیریں، متعدد اسلوب اور مختلف قرینے ہیں۔ ان سب سے کسی کام کی مناہی لازم ہو جاتی ہے اور اس کے حرام ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔